148055 - چھٹی کے دن خاوند ساری رات دوستوں کے ساتھ گھومتا رہتا ہے

سوال

ایك عورت کا خاوند سارا ہفتہ کام پر رہتا ہے، اور ہفتہ کے آخر میں چھٹی والے دن اور رات اپنے دوستوں کے ساتھ گھونے نکل جاتا ہے، اور بیوی کو اکیلے ہی چھوڑ دیتا ہے.
جب اس سے بات کی جائے تو دلیل یہ دیتا ہے کہ یہ اس کا حق ہے، اور بیوی کو پورا ہفتہ حاصل ہے.
تو کیا بیوی کو اس پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے کہ کیونکہ خاوند ساری رات نہیں آتا اور دوستوں کے ساتھ بسر کر دیتا ہے لیکن نماز ضائع نہیں کرتا، اور وہ اپنا وقت بات چیت اور حقہ وغیرہ پی کر اور لڈو وغیرہ کی کھیل میں بسر کر دیتے ہیں ؟
اور یہ بتائیں کہ اگر اللہ کی اطاعت میں رات بسر کی جائے نہ کہ دوستوں کے ساتھ کھیل تماشہ میں تو کیا پھر بھی وہی حکم ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ازدواجی زندگی میں امور کو سرانجام دینے کے لیے خاوند اور بیوی کو آپس میں افہام و تفہیم سے کام لینا چاہیے، اور اس سلسلہ میں محبت و مودت پیش نظر رہنی چاہیے، اور پھر ہر معاملہ میں بات چیت کی فرصت اور موقع دینا چاہیے، اور آپس میں خاوند اور بیوی تبادلہ خیال بھی کریں.

تا کہ ہر ایك کے دل اور سوچ میں جو ہے وہ دوسرے کے سامنے آ سکے، اور اسی طرح خاوند اور بیوی دونوں ہی جن مشکلات سے دوچار ہیں وہ بھی دونوں کے سامنے آئیں، اور پھر ان مشکلات کو حل کرنے میں دونوں تعاون کرنے کی کوشش کریں.

جو خاوند سارا ہفتہ کام کاج میں مصروف رہتا ہے بلاشك و شبہ اسے اپنے راحت بھی چاہیے، اور اسی طرح اپنے دوست و احباب اور بھائیوں سے ملاقات کا موقع بھی، اور یہ چیز اسے ہفتہ وار چھٹی کے دن ہی حاصل ہو سکتی ہے.

اس لیے آدمی کے لیے اس میں کوئی مانع نہیں کہ وہ اپنے دوست و احباب کے ساتھ ملے تا کہ محبت و انس میں

اضافہ ہو اور اسی طرح وہ آپس میں مباح بات چیت بھی کر سکتے ہیں، لیکن یہاں ایک شرط ہے کہ اس اجتماع میں کوئی برائی اور غلط بات اور معصیت نہ پائی جاتی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن اگر معصیت و نافرمانی ہے تو پھر ایسا کرنا جائز نہیں.

اس اجتماع میں اگر حقہ اور سگرٹ وغیرہ پیا جاتا ہے جیسا کہ سوال میں بھی ذکر کیا گیا ہے تو اس کے لیے اس میں شریک ہونا جائز نہیں، چاہے وہ خود نہ پیئے لیکن اس برائی میں تو وہ ان کے ساتھ شریک ہوگا.

کیونکہ یہ جگہ برائی والی ہے جہاں اس کے لیے جانا جائز نہیں، پھر خطرہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ بیٹھ کر اسے پینے کا عادی بن جائیگا.

اور اسی طرح یہ لڈو وغیرہ کا کھیل بھی کراہت اور حرمت کے درمیان ہے، اور کم از کم حالت یہ ہے کہ اگر اس میں جوا نہ لگایا گیا ہو تو یہ مکروہ ہے، لیکن اگر اس میں جوا بھی ہو تو پھر بلاشك و شبہ حرام ہوگا.

دوم:

اصلا عشاء کے بعد جاگنا مکروہ ہے، کیونکہ اس سے نماز کی ادائیگی میں تاخیر لازم آتی ہے، اور پھر اسی طرح حقوق کے بھی ضیاع کا باعث بنتا ہے.

اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں باب باندھتے ہوئے کہا ہے:

" عشاء کے بعد رات کو بیدار رہنے کی کراہت کا بیان "

امام ابن حجر رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

" یعنی نماز عشاء کے بعد جاگنا.....؛ اور ترجمہ میں جو السمر کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اس سے مراد مباح امر ہے کہ مباح کام کے لیے جاگا جائے، کیونکہ حرام کو تو کراہت کو عشاء کی نماز کے بعد کے ساتھ کوئی اختصاص حاصل نہیں ہے، بلکہ وہ تو ہر وقت ہی حرام ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابو برزہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں تاخیر کرنا مستحب سمجھتے تھے، اور عشاء کی نماز سے قبل سونا اور نماز کے بعد باتیں کرنا مکروہ سمجھتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (599) صحیح مسلم حدیث نمبر (647).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" کيونکہ عشاء سے پہلے سونے کے نتيجہ ميں ہو سکتا ہے عشاء کی نماز کا وقت ہی نکل جائے، يا پھر اس کا مختار وقت يعنی افضل وقت بھی نکل جائے، اور عشاء کے بعد جاگنے کے نتيجہ ميں ہو سکتا ہے کہ صبح کی نماز بھی جاتی رہے يا پھر رات کا قيام بھی نہ کر سکے.

اور پھر عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ تو ايسا کرنے والوں کو سزا ديا کرتے اور فرماتے:

کيا رات کے ابتدائی حصہ ميں بيدار رہتے ہو اور رات کے آخر ميں سوئے رہتے ہو ؟

جب يہ فيصلہ ہو گيا تو پھر اس کی علت يہی ہے " انتہی

سوم:

جيسا کہ ہم بتا چکے ہيں کہ عشاء کے بعد بيدار رہنا اصلا مکروہ ہے، اور اگر اس ميں کوئی حرام چيز بھی شامل ہو جائے تو پھر بلاشك و شبہ حرام ہو گا، اور خاص کر جب اس کے نتيجہ ميں نماز ضائع ہونے کا يا پھر وقت نکل جانے کا باعث بنے.

ليکن اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ميں عشاء کے بعد بيدار رہنا مثلا کوئی نماز کے ليے بيدار رہتا ہے، يا پھر تلاوت قرآن کے ليے يا پھر نفع مند علم کے حصول کے ليے يا اس طرح کے دوسرے شرعی مقاصد کے ليے تو يہ چيز مطلوب و محبوب ہے.

ليکن اس ميں ايك شرط ہے کہ ايسا کرنے سے اس سے بھی بہتر اور اولی اطاعت و فرمانبرداری کے ضائع ہونے کا خدشہ نہ ہو؛ دوسرے معنوں ميں يہ کہ وہ رات کو تو طلب علم يا پھر تلاوت قرآن کے ليے جاگتا رہے ليکن فجر کی نماز سے سو جائے، بلکہ وہ اس اطاعت کے ليے بيدار ہو جس کے ليے بيدار رہنے کی ضبرورت ہو، اور اس ميں بھی شرط يہ ہے کہ نماز ضائع نہ ہو، اور اسی طرح نہ ہی گھر والوں اور مہمان کے حق ميں کمی و کوتاہی وغيرہ نہ ہو.

اس ليے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحيح بخاری ميں باب قائم کرتے ہوئے فرمايا ہے:

" طلب علم کے ليے رات کو بيدار رہنے کا باب "

اور پھر اس پر دلالت کرنے والی چند ايك احاديث ذکر کي ہيں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عمر رضی اللہ تعالی عنہ ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مذاکرہ کرنے کے لیے رات بیدار رہے، تو ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

نماز ؟

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: ہم نماز میں ہی ہیں " انتہی

ماخوذ از: فتح الباری.

امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" روزے اور قرآن روز قیامت بندے کی سفارش کرینگے، روزے کہینگے: یا رب میں نے اسے دن کے وقت کھانے پینے اور شہوت سے روکے رکھا، لہذا میری اس کے بارہ میں سفارش قبول فرما.

اور قرآن کہےگا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا اس لیے اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چنانچہ ان کی سفارش قبول کی جائيگی "

مسند احمد حدیث نمبر (6589) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

اصل میں عشاء کی نماز کے بعد رات کو بیدار رہنے کی عادت بنانا مکروہ ہے، اور اگر اس کے ساتھ حرام کام بھی مل جائے تو اس کی حرمت میں کوئی شك و شبہ نہیں ہے.

اور اگر یہ اطاعت و فرمانبرداری میں ہو تو یہ حسب حالت مباح یا مطلوب ہے.

آپ کے خاوند کے لیے بعض اوقات اپنے دوست و احباب کے ساتھ رات بیدار رہنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کے حقوق کے ضیاع نہ بنے، اور نہ ہی اس شب بیدار میں حرام قول و فعل شامل ہو.

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے خاوند سے اس موضوع میں افہام و تفہیم سے اور نرم رویہ میں بات کریں،

اور نصیحت میں شفقت و نرمی کا پہلو سامنے رکھتے ہوئے جو کچھ وہ کر رہا ہے اس میں تبدیلی کرنے کا مطالبہ کریں.

مزید آپ سوال نمبر (9497) اور (10680) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .